السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چونیاں سے رانا محمد سلیم دریافت کرتے ہیں کہ اگر کوئی عورت شرعی پردہ کے ساتھ گاڑی چلاتی ہے تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرد اور عورت اگرچہ بنیادی طور پر "نفس واحدة کی پیداوار ہیں تاہم فطری طور پر مرد جفاکش اور عورت نازک مزاج ہوتی ہے ان دونوں کی بناوٹ وساخت کا لحاظ رکھتے ہوئے خالق نے ہر دونوں کا دائرہ کار بھی الگ الگ متعین فرمایا ہے اجنبی مرد اور عورت کے باہمی اختلاط کو ناجائز ٹھہرایا تاکہ ایسا کرنا ان کے لیے کسی قسم کے فتنہ کا باعث نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مردوں اور عورتوں کو راستہ میں اکٹھے چلتے ہوئے دیکھا تو
(عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا ایک طرف ہٹ جاؤ راستہ کے درمیان میں چلنا تمہارا حق نہیں راستہ کے کنارے پر چلو۔ (ابوداؤد کتاب الادب

اس فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابیات دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتیں بعض دفعہ ایسا ہوتا کہ ان کے کپڑے دیواروں سے چپک جاتے اس کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندیشہ اختلاط کے پیش نظر
(عورتوں کو جنازہ کے ساتھ چلنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسند ابی یعلی: بحوالہ فتح الباری؛182/3

ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کی نظر سے وہ کام بھی حرام ہیں جو ارتکاب حرام کا پیش خیمہ یا ذریعہ ہوں صورت مسؤلہ کا شرعی پردہ کے ساتھ ڈرائیونگ کرنا بھی اسی اصول کی زد میں آتا ہے مغربی تہذیب کے پرستار اس طرح کے چور دروازوں کی تلاش میں رہتے ہیں کئی باتیں ہمارے مشاہدے میں ہیں جو ابتدائی طور پر کسی حد تک قابل قبول ہوتی ہیں لیکن ترقی کے مراحل سے گزرتی ہوئی ناقابل قبول بلکہ حرام کی حد تک پہنچ جاتی ہیں عورتوں کا گاڑی چلانا بھی اسی قبیل سے ہے گاڑی چلانے کے دوران بے شمار ایسے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جو عورت کی نسوانیت بلکہ اس کی عزت وحرمت کے منافی ہیں مثلاً: (1) ڈرائیوری کے لیے نگاہ کو آزادانہ گھمانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (2) گاڑی خراب ہونے کی صورت میں مردوں سے گفتگو اور ان کا سامنا کرنا پڑتا ہے معمولی نقص دور کرنے کے لیے بسا اوقات خود بھی مصروف عمل ہونا پڑتا ہے۔

ٹریفک پولیس سے بھی واسطہ پڑتا ہے یہ تمام چیزیں عورتوں کی عصمت کے خلاف ہیں اس کے علاوہ مختلف مقامات پر عورت فتنہ وفساد کا باعث بن سکتی ہے مثلاً: پٹرول پمپ راستہ اشارات کی جگہ اور تفتیش (3) وغیرہ کے مقامات جہاں اسے رکنا پڑتا ہے لہذا اس کے متعلق ہماری وہی رائے ہے جو مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز رحمة اللہ علیہ کی ہے عورت کا گاڑی چلانا شرعاً درست نہیں ہے کیوں کہ اس کی اجازت دینے سے
(عورتوں کے تمام اسلامی تحفظات ختم ہوجائیں گے اور ان کا مقام ووقار بھی مجروح ہوگا اس لیے عورت کو "عورت" ہی رہنے دیا جائے اور اس چراغ خانہ کو شمع محفل نہ بننے دیا جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث]

جلد:1 صفحہ:467